سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

ربوہ ۱۲ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی اور ضعف بھی رہا۔ کل دوپہر کے بعد بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے وصال پر مشرق و مغرب کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے

گہرے حزن و ملال اور دلی تعزیت کا اظہار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک مختلف ممالک اور مختلف سرزمینوں کی جماعت ہائے احمدیہ میں غم و اندوہ اور حزن و ملال کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور مشرق و مغرب کی ان جماعتوں کے جملہ احباب آپ کے درجات بلند ہونے اور قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز وہ بکثرت برقی پیغامات ارسال کرکے اپنے گہرے حزن و ملال اور قلبی تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ قبل ازیں یورپ، امریکہ اور افریقہ کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والے بعض تار شائع کئے گئے تھے ذیل میں امریکہ اور افریقہ کے علاوہ مشرق وسطی، جنوب مشرقی ایشیا اور افریقہ کی دیگر جماعتوں کے تعزیتی پیغامات شائع کئے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ نیویارک (امریکہ)

مبلغ نیویارک مکرم اے۔ جی صوفی صاحب اپنے برقی پیغام میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر نیویارک کے احمدی احباب کو انتہائی صدمہ ہوا۔ وہ اس سانحۂ عظیم پر اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم رضؓ کی روح پر اپنے انوار و برکات نازل فرمائے اور آپ کی وفات سے جو عظیم خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے خاص فضل سے جلد پُر فرمائے آمین"

جماعت احمدیہ برٹش گی آنا

مبلغ برٹش گی آنا مکرم جناب بشیر احمد آرچرڈ کے مرسلہ تار کا متن درج ذیل ہے

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا آپ کا وجود بہت مقدس و مبارک تھا اور اس دنیا میں ایک مجسم نور کی حیثیت رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ ایران

ممبران جماعت احمدیہ ایران نے حضرت میاں صاحب موصوف رضؓ کے وصال کی اندوہناک خبر سنتے ہی حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا۔

"اپنے جان و دل سے عزیز اور واجب الاحترام بزرگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے متعلق ریڈیو پاکستان کی نشر کردہ خبر سنکر انتہائی صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہماری طرف سے دلی تعزیت قبول ہو۔ آپ کی وفات نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ پوری دنیائے اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ نماز جنازہ غائب ادا کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر فضل و رحمت کی بارش نازل کرے اور اس عظیم جماعتی سانحہ میں ساری جماعت کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔"

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب جاکرتہ سے تعزیتی تار ارسال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا میں شدید غم و اندوہ اور درد و الم کی حالت میں سنی گئی۔ انڈونیشیا کی غمزدہ جماعت اس عظیم جماعتی سانحہ میں برابر کی شریک ہے۔ دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے۔ آمین"

جماعت احمدیہ سنگاپور

مبلغ سنگاپور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اپنے تعزیتی پیغام میں رقمطراز ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جماعت احمدیہ سنگاپور کے جملہ احباب کو شدید صدمہ ہوا۔ براہ کرم ہماری جماعت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ دیگر افراد اور احباب جماعت تک دلی ہمدردی اور تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔"

جماعت احمدیہ ملایا

مبلغ ملایا مولوی محمد سعید صاحب انصاری کوالالمپور سے بذریعہ تار تعزیتی تار ارسال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ملایا کے جملہ احمدی احباب کے لئے انتہائی صدمہ اور گہرے حزن و ملال اور غم و الم کا باعث ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضؓ کو جنت الفردوس میں اپنا خاص قرب عطا فرمائے۔ جملہ احباب اس جماعتی سانحہ پر قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ (۹ بجے صبح) کئی روز کی شدید گرمی کے بعد آج صبح یہاں کچھ دیر ہلکی بارش ہوئی مطلع ابھی جزوی طور پر ابر آلود ہے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے اور موسم یکایک خاصا خوشگوار ہو گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ستمبر ۶۳ء

پاکستان میں عیسائیت کا فروغ اور اس کا علاج

"یہ ایک حقیقت ہے کہ برصغیر کو غلامی کی زنجیر میں جکڑنے میں عیسائی مشنریوں نے نمایاں کردار سرانجام دیا ہے اور اب جبکہ برصغیر کو آزادی مل چکی ہے اور کروڑوں مسلمانوں نے ہزاروں امنگوں اور آرزوؤں کے ساتھ پاکستان بنایا ہے۔ انہی بیرونی عیسائی مشنریوں کی بدولت ایک نئی غلامی کا خطرہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے جس آزادی کی خاطر لاکھوں افراد نے اپنی زندگی، عزت اور مستقبل کی قربانی دی ہے اس کے گرد ایک نئی زنجیر تیار کی جا رہی ہے آزادی کے بعد پاکستان میں عیسائی مشنریوں نے بڑی سرگرمی اور چالاکی کے ساتھ زندگی کے تمام شعبوں میں برتری حاصل کرنے کے لئے ایک وسیع اور منظم منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے اور آج آزادی کے سولہ سال کے بعد یہ حالت ہے کہ پاکستانیوں کے لئے مسئلہ کشمیر کے بعد — عیسائیت — سب سے بڑے قومی مسئلہ کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک مضبوط قوت فیصلہ رکھنے والی شخصیت کی ضرورت ہے۔

یہ حقیقت ہے اور ہمیں اس تلخ حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔ عیسائیت اور خاص طور پر بیرونی مشنریوں نے غیر محسوس طریقے سے ہماری معاشرتی زندگی کے تمام شعبوں کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ تہذیب و تمدن۔ تعلیم و تربیت علم و ادب، رسم و رواج، صنعت و حرفت اور تجارت سمیت زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جو اس کی زد سے محفوظ ہو اور اگر کوئی ایسا گوشہ رہ بھی گیا ہے تو وہ یقیناً اس تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

(شہباز یکم ستمبر ۶۳ء صہ ۱۲)

یہ الفاظ ایک دینی ہفت روزہ کے ایک وسیع و طویل مضمون کا آغاز کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ میں ایک مسلمان کے لئے ایسی جاں خراش حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ جس سے ایک عرصہ سے ہمارے اہل علم حضرات خائف ہو رہے ہیں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات کا یہ خوف نہ تو بیجا ہے اور نہ غیر معمولی۔ حقیقت کو داشگاف کرنے والے مضمون میں جس کے آغاز کے الفاظ اوپر دیئے گئے ہیں فاضل مضمون نگار نے عیسائیت کے فروغ کا ایک سیر حاصل جائزہ لیا ہے جو ہر صاحب نظر مسلمان کے لئے قابل غور ہے۔ خاص کر ان علمائے حضرات کے لئے جن کا ذہن سیاسی زیادہ اور دینی کم ہے۔

سب سے پہلی بات جو اس ضمن میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ برصغیر ہند میں دوسرے مغربی مقبوضہ ممالک کی طرح عیسائیت کو ملک کی انگریزی حکومت کی طرف سے بڑا سہارا ملتا رہا ہے اور آج بھی وہ ادارے جو انگریزوں کے زمانے میں مراعات رکھتے تھے پاکستان میں ان مراعات سے مستفید ہو رہے ہیں تاہم اس مسئلہ کو صرف اسی نقطہ نظر سے دیکھ کر کوئی نتیجہ نکال لینا صحیح نہیں ہوگا۔

یہ بھی درست ہے کہ آج بھی ہند و پاکستان میں عیسائی مشنوں کو بیرونی طاقتور عیسائی ملکوں کا بڑا سہارا ہے جس سے عیسائیت ان ممالک میں بڑھتی چلی جاتی ہے تاہم یہ بھی کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس سے خائف ہونا چاہیئے۔ یہ بھی درست ہے کہ خود ہماری حکومت کم از کم رواداری کے پیش نظر عیسائی اداروں کو تقریباً وہی مراعات دینے پر مجبور ہے جو ان کو پہلے حاصل تھیں علاوہ ازیں حکومت اپنے بنیادی اصولوں کے مطابق کسی مذہب یا مذہبی فرقہ کی سرگرمیوں پر اس وقت تک پابندیاں نہیں لگا سکتی جب تک وہ سرگرمیاں ملک میں فساد فی الارض کی تعریف میں نہ آتی ہوں اور یا حکومت کے خلاف بغاوت کے مترادف نہ ہوں۔

اس لئے عیسائیت کے فروغ کو روکنے کے لئے کسی ایسی تجویز کو پیش کرنا جو بین الاقوامی اخلاق کے منافی ہو حکومت قطعاً زیر غور نہیں لا سکتی اس لئے جو لوگ اس نہج سے اس معاملہ پر سوچتے ہیں وہ تضیع اوقات کے سوا اور کچھ نہیں کرتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسا فعل خود اسلام کے آزادی ضمیر کے اصولوں کے رو سے صحیح نہیں ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ پر غور کرنے اور صحیح لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے کیا طریق ہے۔ ہماری رائے میں اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات بجائے باہمی اختلافات کی جنگ زرگری لڑنے کے اور سیاسی اقتدار پر نظریں لگائے رکھنے کے ہر میدان میں عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلیں اور خود بھی قربانی کا معیار قائم کریں اور مسلمانوں میں بھی قربانی کا جذبہ ابھارنے کی کوشش کریں اور اس بات کو سمجھیں کہ یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا نہیں ہے بلکہ جہاد اکبر کا زمانہ ہے یہ زمانہ وہ ہے جبکہ ہمیں اسلام کا جمال دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اکثر اہل علم حضرات اب اس بات کو مجبوراً ہی سہی مانتے ہیں کہ آج دنیا میں اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کی ضرورت ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی ہمارے بعض اہل علم حضرات "جہاد فی الاسلام" جیسی کتابیں شائع کر کے نہ صرف مسلمانوں کی ذہنیت خراب کرتے ہیں بلکہ اسلام کی اشاعت میں حائل ہوتے ہیں۔ آج وہ زمانہ ہے کہ ساری دنیا امن امن پکار رہی ہے اور روس جیسی مستبدانہ قوت بھی دعوے کر رہی ہے کہ وہ دنیا میں امن کی فضا قائم کرنا چاہتی ہے۔ خواہ ان کا یہ ادعا زبان تک ہی ہو پھر بھی نعرہ ہی "امن کی فتح" کا مضطربانہ اعتراف ہے — اس کے معنی یہ ہیں کہ دنیا کی رائے عامہ دنیا میں امن چاہتی ہے۔ اور یہ امن کی فتح نہیں تو اور کیا ہے؟

مگر افسوس ہے کہ ہمارے بعض اہل علم حضرات ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھ سکے ابھی حال ہی میں ہفت روزہ الاعتصام میں ایک مضمون شائع ہوا ہے اس مضمون کا آغاز تو اس بات سے ہوا ہے کہ تبلیغی جماعت کے سربراہ نے تبلیغ پر زور دیا ہے مگر مضمون میں جہاد بالسیف کی تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جنگی قوت فراہم کرنا لازمی ہے گویا ان کے خیال میں پاکستان کے صاحبان اقتدار اس حقیقت سے نابلد ہیں اور انکو نصیحت کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان لوگوں کے اسی قسم کے مضامین خود پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو رہے ہیں۔ پھر یہ لوگ یہ بھی کہتے نہیں تھکتے کہ اسلام کے معنی امن ہیں اور دنیا میں اسلام ہی امن قائم کر سکتا ہے۔ حالانکہ باتیں ہمیشہ جنگ و جدل کی کریں گے۔ ان کو یہ مغالطہ ہے کہ وہ اس طرح مسلمانوں کا مورال اونچا کرتے ہیں ان کو بھیڑ نہیں بلکہ شیر بننا چاہیئے۔ اور حالت یہ ہے کہ اب اس بات کے بھی بڑے شکوے ہیں کہ مسیح کی بھیڑیں شیروں کے کچھاروں میں گھسی چلی آتی ہیں اور شیروں کا شکار کر رہی ہیں۔

ان دوستوں کو ابھی تک یہ احساس نہیں ہوا کہ زمانہ بدل گیا ہے۔ اس زمانہ میں حکومت کے ساز و سامان بدل گئے ہیں اور یہ فرض حکومت کا ہے کہ وہ زمانہ کے مطابق ملک کی جنگی تیاری کرائے۔ اور ان کا صرف یہ فرض ہے کہ جب حکومت آواز دے تو اس پر لبیک لبیک کہتے ہوئے گھروں سے نکل پڑیں۔ یہ لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جہاد جہاد کا نعرہ لگانا محض تضیع اوقات کے علاوہ اسلام کی اشاعت و حفاظت کے لئے سخت خطرہ کا باعث بن رہا ہے۔

بات یہ ہے کہ جہاد جہاد کا نعرہ لگانے سے کچھ پلے سے دینا نہیں پڑتا۔ صرف زبان اور قلم کو جنبش دینی پڑتی ہے مگر دین کے لئے محل و موقع کے لحاظ سے قربانیاں دینا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے۔ یہ لوگ اسلام کے فروغ کی تاریخ کو بھی بادشاہوں کی فتوحات کے پیمانوں سے ناپتے ہیں حالانکہ دنیا میں اسلام درویشوں نے پھیلایا ہے جن کے پاس افواج تو کیا پہننے کیلئے گدڑیاں بھی نہیں ہوتی تھیں۔ جس طرح پہلے ہوا ہے آج بھی اسلام درویشوں کے ذریعہ ہی پھیل سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے درویشوں کی ایک جماعت اس زمانہ میں بھی اٹھی ہے۔ اگرچہ اس کو کام کرنے نہیں دیا جاتا۔ اگر آپ خود نہیں کر سکتے تو کم سے کم اس کا راستہ تو نہ روکئے براہ خدا اس کے راستہ سے ہٹ جائیے پھر دیکھیں گے کہ یہاں عیسائیت کس طرح فروغ پاتی ہے اور دنیا میں اس کا بھرم کس طرح قائم رہتا ہے۔ تاہم باوجود رکاوٹوں کے وہ اپنا کام کر رہی ہے۔ بہتا ہوا دریا رکاوٹوں سے رُک نہیں سکتا البتہ اپنا رخ بدل لیتا ہے۔ آج عیسائیت کے گڑھ اس کا اثر محسوس کر رہے ہیں۔ مگر یہ جماعت نہایت کمزور ہے اگرچہ اس کے ارکان اپنی بساط سے بڑھ کر قربانیاں دے رہے ہیں پھر بھی وہ آٹے میں نمک کے برابر ہی کام کر سکتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ اگر یہ جماعت کوئی

(باقی صہ ۴ پر)

حضرت میاں صاحب رضؓ کی وفات کا شدید صدمہ اور احباب جماعت

اِس صدمہ کا تقاضہ ہے کہ ہم دعاؤں پر خاص زور دیں

اور

زیادہ محنت اور توجہ سے دین کی خدمت کریں

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

یقیناً حضرت میاں صاحب محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تمام جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ میری بصیرت تو کہتی ہے کہ تمام دنیا کے لئے ایک ایسا صدمۂ عظیمہ ہے جسے زلزلۂ قیامت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک پختہ کار جماعت ہے اور بڑے بڑے صاحب علم و فضل اصحاب خدا کے فضل سے جماعت میں موجود ہیں اور وہ ایک مکان کی مضبوط دیواروں کی طرح ہیں لیکن ستون ہونے کا مقام حاصل نہیں ہے۔ حضرت میاں صاحبؓ کا وجود بمنزلہ ستون کے تھا۔ پس جو نتیجہ ایک مکان کے ستون کے اچانک گر جانے سے نکل سکتا ہے وہی نتیجہ اس ستون کے گرنے سے نکلنا لازمی امر تھا۔ لیکن اگر خوش قسمتی سے سب سے بڑا ستون موجود ہو اور دیواروں کی مضبوطی اعلیٰ درجہ کی ہو۔ اور وہ اپنے اندر بہت سے چھوٹے ستون بھی رکھتی ہو۔ تو باوجود ایک ستون کا سہارا ہٹ جانے کے چھت سلامت رہ جائے گی۔

جماعت کی دیوار سے مراد جماعت کی ذاتی یکجہتی اور مضبوطی ہے۔ اور چھوٹے ستونوں سے مراد ان بزرگوں کا وجود ہے جو ہدایت کا اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور خداداد عقل و شعور اور سچے ایمان کے ساتھ سلسلہ کی سچی خدمت (جس سے مراد خلقِ خدا کی انتہائی بھلائی ہے) سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کا کام بدستور جاری رہے گا اور ترقی کرے گا۔ لیکن یہ امر واضح ہے کہ بڑے ستون کے گر جانے سے دیواروں پر چھتوں کا بوجھ زیادہ آن پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات کچھ اینٹوں کے نکل جانے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ لیکن اگر باوجود ایسے شدید زلزلہ کے دیواریں اپنے مقام پر کھڑی ہیں تو پھر ان کی مضبوطی میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنا ظاہر کیا اور باطنی نور عطا کیا تھا۔ کہ جس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں ملتی۔ ابھی آپ نے دعوے ہی نہیں کیا تھا کہ آپ کا نور پاک باطنی لوگوں کو نظر آنے لگ گیا تھا۔ اور ان کا ایک مختصر گروہ یہ یقین کر چکا تھا کہ آپ ہی وقت کے امام ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کے دعوئے امامت پر لبیک کہنے کے لئے تیار تھے بلکہ آپ کے حاسد بھی پیدا ہو چکے تھے اور آپ کے حلقہ بگوش غلاموں کے لئے ابتلاؤں اور زلزلوں کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا تھا۔

(۱) سب سے پہلا زلزلہ بشیر اول کی وفات پر آیا تھا۔ جو مخلصین کے لئے پہلی آزمائش تھی۔ جس کے تحت رحمت کا نزول اور کامیابی کی راہوں کا کھلنا یقینی تھا

(۲) دوسرا زلزلہ عبداللہ آتھم کی موت کے تھوڑے عرصہ کے لئے ٹل جانے پر آیا تھا۔ اس وقت بھی جماعت نے صبر و سکون سے کام لیا۔ اور تعلق کو قائم رکھا۔ اور خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت بن گئی۔

(۳) تیسرا زلزلہ پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل کے وقت آیا تھا۔ تب بھی خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے جماعت ثابت قدم رہی اور وہ ترقی کر گئی۔ اور ایمان کا لذیذ پھل کھانے لگ گئی۔

(۴) چوتھا زلزلۂ عظیمہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت آیا تھا جبکہ سلسلہ کا بظاہر خاتمہ نظر آنے لگا تھا لیکن حی و قیوم خدا نے اپنی قدرت نمائی فرماتے ہوئے جماعت کو حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر جمع فرما کر بنیان مرصوص بنا دیا اور ظاہر کر دیا کہ سلسلہ احمدیہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے خدا ہی اس کا حافظ و ناصر ہے یہ راقم اس وقت کا عینی گواہ ہے۔ جبکہ حضور نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وفات پائی تھی اور دشمنوں نے خوشیاں منائی تھیں اور مصنوعی جنازے نکالے تھے۔

(۵) پانچواں زلزلہ ۱۹۴۷ء میں آیا تھا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مع مرکزی کارکنوں کے مجبوراً قادیان چھوڑنا پڑا

(۶) چھٹا زلزلہ ۱۹۵۳ء میں آیا۔ جبکہ فریقین نے احمدیوں کے ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا تھا۔

(۷) ساتواں زلزلہ جماعت پر وہ آیا تھا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر ۱۹۵۴ء میں قاتلانہ حملہ ہوا تھا جو جماعت کے لئے نہایت حزن کا وقت تھا۔

(۸) آٹھواں زلزلہ جماعت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ جس کی طوالت بڑھتی جارہی ہے۔

مگر باوجود مندرجہ بالا زلزلہ ہائے عظیمہ کے جماعت خدا کے فضل سے محفوظ ہے۔ اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور جماعت کے ذریعہ خدمتِ اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام پا رہا ہے۔ جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قصرِ جماعت کی بنیادیں اور دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہیں۔

لہٰذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم اس خدا کی رحمتوں سے ناامید ہوں جس نے بار بار فضل اور رحم کا سلوک ہم سے کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی وفات سے جو صدمہ جماعت کو پہنچا ہے اس سے جماعت کو صحیح سالم نکال لیگا بلکہ ہمارے صبر و استقلال کے نتیجہ میں وہ خاص رحمتیں ہم پر نازل فرمائے گا۔ جو ہمارے لئے سجدہ شکر واجب کریں گی۔ جیسا کہ صابر مومنوں کے لئے آیا ہے

وبشر الصابرین
الذین اذا اصابتھم
مصیبۃ قالوا انا للہ
وانا الیہ راجعون

پر شرط یہی ہے کہ سچا صبر و سکون دکھلایا جائے اور جماعت کی سرسبزی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اس اندوہناک وقت میں ہم اگر غفلتوں کو چھوڑ کر خاص طور پر ذکر الٰہی میں لگ جاویں۔ روزے رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور انفرادی اور اجتماعی طور پر درد و سوز اور گریہ و بکا کے ساتھ دعاؤں میں مصروف ہو جائیں تو امید ہے کہ ہم اس نقصان کا خمیازہ بھگتنے سے بچ جائیں گے جو حضرت میاں صاحب رضؓ کی جدائی سے رونما ہوا ہے۔ آج ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت اور حضرت میاں صاحب کی مفارقت کی وجہ سے یتیم ہو گئے ہیں۔ تو کیا ہمیں خدا کا رحم کا معاملہ یتیموں کے ساتھ خاص رنگ کا نظر نہیں آتا۔ کیا

الم یجدک یتیماً
فاٰوٰی

ہم قرآن میں نہیں پڑھتے۔ پس جہاں آج ہم نہایت دکھ کی حالت میں ہیں وہاں ہمیں یہ موقعہ بھی ملا ہے کہ احکم الحاکمین کی مدد طلب کریں۔

دیکھو ہم سب ایک ایسے کام پر متعین ہوتے ہیں جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کام ہے۔ یعنی اشاعتِ دین اسلام جو خدا کی طرف سے ہمیں ملا ہے۔ ہزاروں رحمتیں ہوں حضرت ابوبکر رضؓ پر کہ ادھر ان کا آقا دل و جان سے پیارا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا کو چھوڑ کر اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملتا ہے۔ ادھر وہ ممبر پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بڑے ہی حقیقت افروز کلام سے ہزاروں دلوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ پر جمع کر لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کے اس فعل کو اسلام کا از سر نو زندہ کر دینا قرار دیا ہے۔ حضور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی حضرت ابوبکر رضؓ کو بغاوت کے طوفان کے وقت خدا تعالیٰ سے قوت ملی جس شخص کو اس زمانہ کی اسلامی تاریخ پر اطلاع ہے وہ گواہی دے سکتا ہے۔ کہ وہ طوفان ایسا سخت طوفان تھا کہ اگر خدا کا ہاتھ ابوبکرؓ کے ساتھ نہ ہوتا اور اگر درحقیقت اسلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا اور اگر درحقیقت ابوبکر رضؓ خلیفہ حق نہ ہوتا۔ تو اسی دن اسلام کا خاتمہ ہو گیا تھا۔"

اور صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی خدا نے تمام صحابہ کے سامنے حضرت ابوبکر رضؓ کے کاموں میں برکت دی اور نبیوں کی طرح ان کا اقبال چمکا۔ ان نے مفسدوں اور

جھوٹے نبیوں کو خدا سے قدرت اور جلال پاکر قتل کیا تا کہ اصحابؓ رضی اللہ عنہم جانیں کہ جس طرح خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کے بھی ساتھ ہے۔"

پس ہمارا کام ہے اور وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم دین خدا کے کام کو تعطل میں نہ پڑنے دیں بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ توجہ اور محنت سے انجام دیں اور ساتھ ہی دعائیں کریں اور منعم علیہ لوگوں میں داخل کئے جانے کی درد دل سے دعا کریں ہماری اس وقت کی تکلیف حقیقی دعا کا موقعہ ہم پہنچا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک چھوٹی لڑکی کو جو کراچی میں رہتی ہے حضرت میاں صاحبؓ کی وفات سے صرف ایک روز قبل رویا کے ذریعہ دکھلایا کہ ربوہ کے مکانوں کی چھتیں اڑ گئی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ کا وجود ہمارے لئے رحمت کا سایہ تھا جو آج ہم پر سے اُٹھ گیا ہے۔ دنیا اسی طرح آباد رہے گی جیسا کہ اب آباد ہے اور ہم دین و دنیا کے کام بھی اسی طرح انجام دیتے نظر آئیں گے مگر ہمیں حضرت میاں صاحبؓ کی پُر شفقت اور محبت سے بھری آواز کہاں سنائی دے گی؟ آپ کے پیارے الفاظ "آپ کا کیا حال ہے" کہاں سنائی دیں گے۔ آپ کی دوررس نگاہ آپکی حق شناس نظر آپ کا وفاداروں کا وفاداری کو محسوس کرنے کا جذبہ اور عملی ہمدردی اور آپ کے اعلےٰ مصائب اور نیک مشورے آپ کی تسلی دلانے والی گفتگو کہاں نظر آئے گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی اپنی بیگم صاحبہ کی لمبے عرصہ تک غمخواری، آپ کی اپنی والدہ (حضرت اُمّ المومنینؓ) سے محبت بھرا فدایانہ سلوک اور آل سیّدہ کی ہر وقت کی دلداری کا نمونہ ہم کہاں پائیں گے؟

پھر حضرت میاں صاحبؓ کی خلیفہ وقت کی انتہائی اطاعت گذاری اور سچی نصرت اور اپنے نفس کو کچلتے ہوئے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر سایہ درویشانہ زندگی بسر کرنا اور اپنے وجود کی کلی نفی کرنا ہمیشہ ہمیش یاد رہے گا۔ آپ کی جاں نثاری کو ہم نے نہ صرف حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حق میں دیکھا ہے بلکہ ہم نے تو اس پیارے وجود کو حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولاد پر بھی جاں نثار پایا۔ میں یقین کی آنکھ سے کہتا ہوں کہ آپ اس راہ میں شہید ہوئے ہیں اور آپ کے خدا نے آپ کو اپنے وصال کے لئے اس جیفہ دنیا سے نکال لیا ہے۔

پس اے احمدی بھائیو آپ حضرت میاں صاحبؓ کے بے شمار احسانوں کا کیا بدلہ دے سکتے ہیں ان کا بدلہ خود خدائے رحیم و کریم بن گیا ہے۔ ہم اگر اپنی بدقسمتی کو خوش قسمتی سے بدلنا چاہتے ہیں تو اندھیری کوٹھریوں کی تنہائیوں میں جا جا کر ہمیں اپنی مغفرت طلب کرنی چاہئیے اور خدا کی رحمت کی نظر کا مورد بننے کی کوشش کرنی چاہئیے اور حصول شفاعت کے لئے حضرت میاں صاحبؓ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے کم از کم چالیس دنوں تک خاص دعا کرتے رہنے چاہئیے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں سچی توبہ اور سچی دعا کی توفیق دے۔ آمین۔

مخلصانہ کوشش کی ضرورت

(از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ)

ہفتہ وقف جدید شروع ہو چکا ہے اسے کامیاب بنانے کے لئے ایک مخلصانہ کوشش کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے ایک پُر خلوص جدّ وجہد کی جو دل و جان کے ساتھ کی جائے اور دعائیں جس کے شامل حال ہوں۔ جب تک کوئی تحریک خلوص کے لباس میں ملبوس نہ ہو اور دل کی گہرائیوں سے نہ نکلے اثر نہیں رکھتی۔ یہ ایک اٹل قانون فطرت ہے جسے نظر انداز کر کے کوئی تحریک کرنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس ہفتہ وقفِ جدید کے دوران امرائے جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے مخلصانہ گزارش ہے کہ کم از کم خصوصی کوشش ان چند ایام میں پورے انہماک اور جذبہ کے ساتھ کام کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو دونوں جہانوں میں اجر عظیم عطا فرمائے اور خود ان کے کاموں کا کفیل ہو جائے۔ آمین! ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ

۱۔ کوئی احمدی مرد عورت یا بچہ اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ اگر کوئی چھ روپے کی استطاعت نہیں رکھتا تو چند آنے دے کر ہی شامل ہو جائے۔

۲۔ جو دوست چھ روپے سے زیادہ کی استطاعت رکھتے ہوں وہ ضرور اپنی توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے جس بندے کو فراخی کے ساتھ رزق عطا فرماتا ہے اسے بھی شکرانہ کے طور پر اسی فراخی کیساتھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔

۳۔ اب چونکہ سال قریب الختم ہے اس لئے پوری کوشش سے نقد وصولی پر زور دیں۔

۴۔ تعمیر دفتر کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں۔ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر دفتر کا کام آدھے راستہ میں رکا پڑا ہے جس سے حرج واقعہ ہو رہا ہے۔

یہ بار بار کا چندہ تو ہے نہیں اس لئے احباب سے گذارش ہے کہ دل کھول کر ایک ہی مرتبہ جس قدر حصہ لے سکتے ہوں لے لیں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے سوا اور کس نے اس بوجھ کو اٹھانا ہے!

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

درخواست دعا

میرا بھتیجا مرزا عبد السمیع سٹیشن ماسٹر سکھانوالی جو بہت مخلص نوجوان ہے دیر سے سخت بیمار چلا آ رہا ہے اور گیمل پور میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین چٹھی مسیح بیت السخاوت ربوہ)

تلاش گمشدہ

۱۔ مکرم عزیزم سید مسعود احمد صاحب حیدر آبادی کئی روز سے غائب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مطلع فرما دیں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنی خیریت سے بواپسی اطلاع دیں۔

(خاکسار محمود احمد سعید دفتر وکیل التبشیر ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم رنگ علی شاہ صاحب بعمر ۸۵ سال صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصی مورخہ ۲۳ یا ۲۴ اگست سے کہیں باہر تشریف لے گئے ہیں۔ ابھی تک ان کا کوئی خط وغیرہ نہیں آیا۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو جلد مطلع فرما دیں یا اگر ان کو پتہ چلے تو گھر خط لکھیں۔ وہ کانوں سے قدرے بہرے ہیں رنگ سانولا ہے اور سادہ طبیعت رکھتے ہیں۔

(برکت بی بی (ربوہ) دار الصدر ج)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کام کرتی ہے مثلاً افریقہ میں اس نے عیسائیت کے سیلاب کو روکا ہے تو بعض ہمارے کرم فرما بجائے اس کے کہ اپنے طور پر اسلام کے فروغ کے لئے وہاں جا کر کام کریں احمدیوں کے خلاف محاذ قائم کر دیتے ہیں اور اس طرح احمدیوں کے کام میں روڑا اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جس مضمون کا ہم نے شروع میں حوالہ دیا ہے اس میں فاضل مضمون نگار نے پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کی وجوہات بھی بیان کی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"عیسائی مشنریوں کی فوری کامیابی کی ایک اور بنیادی وجہ علمائے کرام کی تکفیری جنگ بھی ہے جو گزشتہ دنوں بڑے کرّ و فر کے ساتھ ہوئی تھی۔ صرف اسی دوران (صرف مغربی پاکستان میں) مرتد ہونے والے مسلمانوں کی تعداد گیارہ ہزار سے تجاوز کر گئی تھی"۔

(ہفت روزہ "شہاب" یکم ستمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۲)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر درویشان قادیان کی قرارداد تعزیت

ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق اپنے حقیقی غمگسار اور سچے مشفق سے محروم ہو گئے

مورخہ ۳ ستمبر ۶۳ء بعد نماز عصر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد مبارک میں جملہ درویشان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال پر حسب ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

کل صبح سحری کے وقت ٹیلیفون کے ذریعہ یہ اندوہناک خبر یہاں پہنچی کہ ہمارے محسن ہمارے مشفق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اسی رات سات بجے لاہور میں ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ تو سب مقامی درویشان اور احباب جماعت کو بے حد دلی صدمہ ہوا۔ اگرچہ حضرت ممدوح رضی کی شدید علالت کی خبر ایک روز قبل بذریعہ تار مل چکی تھی۔ لیکن ہم میں سے کوئی بھی ایسی اندوہناک خبر سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ حضرت میاں صاحب کا جو مشفقانہ و مربیانہ سلوک ہم ساکنین قادیان کے ساتھ تھا۔ وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ آپکے احسانات کبھی بھلائے نہیں جا سکتے۔ آپ کی بلند و باوقار اور محبوب شخصیت نے تمام درویشان کے دلوں میں خاص مقام حاصل کر رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک روز قبل جب آپ کی شدید علالت کی خبر یہاں وصول ہوئی تو سب دوست بے قرار ہو گئے اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ اجتماعی دعاؤں میں بھی بڑے خشوع خضوع سے منہمک رہے لیکن خدا کی مرضی پوری ہوئی اور ہم اپنے حقیقی غمگسار اور سچے مشفق سے محروم ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے دوسرے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے الہام میں آپ کو "قمر الانبیاء" کے لقب سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ آپ کی ستر سالہ درخشندہ زندگی اس بات پر شاہد ہے کہ آپ چاند کی طرح نبیوں کی روحانی تعلیم اور اسوۂ حسنہ کو اپنی بلند پایہ خداداد قابلیتوں اور اعلیٰ مقام تقویٰ کے تحت دنیا والوں تک ایسے رنگ میں پہنچاتے تھے کہ آپ کی ایک ایک بات دلوں میں اتر جاتی اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی

آپ کو سلسلہ کے بے شمار انتظامی اور تربیتی امور کو سرانجام دینے کے بیسیوں مواقع میسر آئے۔ جنہیں آپ نے نہایت خوش اسلوبی سلیقہ شعاری اور پوری دور اندیشی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ اور ہر اہم موقعہ پر جماعت کی گرانقدر راہنمائی فرمائی

آپ ایک بلند پایہ مصنف اور واعظ تھے آپ کی قلم اور زبان میں خدا نے ایسی روانی اور تاثیر رکھی تھی کہ غیروں تک نے اس کا اعتراف کیا اور خراج تحسین ادا کیا

عہد طفولیت سے لیکر جوانی اور پھر بڑھاپے کے سبھی زمانوں میں اسلام و احمدیت کی خدمت بجا لانے میں دن رات ایک کر دیا اس سلسلہ میں کبھی نہ ماندہ ہوئے اور نہ ملول۔ بلکہ آپ کے چہرے پر ہمیشہ شگفتگی اور بشاشت ہی دیکھی گئی۔

آپ کے قلب مطہر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے پناہ محبت اور عشق تھا جس کی نمایاں جھلک آپ کی جملہ تحریرات تصانیف و مضامین میں واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔

ملکی تقسیم کے بعد جب قادیان کی اکثر آبادی کو یہاں سے ہجرت کرنا پڑی اور اسجگہ صرف ۳۱۳ درویش رہ گئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قادیان والوں کی روحانی اور تربیتی امور میں راہنمائی کا کام بطور خاص آپ ہی کے سپرد فرمایا —— ایسے وقت میں جبکہ بین المملکتی حالات بھی بے حد خراب تھے اور قادیان میں رہنے والوں کو کئی قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا تھا۔ آپ کی روحانی توجہ اور بروقت راہنمائی اور ہدایات نے ان کے دلوں کو مقامات مقدسہ کی خدمت آبادی کیساتھ ایسا وابستہ کر دیا کہ چند روز کے لئے ٹھہرنے والے ہمیشہ کے لئے اسی جگہ کے ہو گئے۔

ہر عسر و یسر میں آپ نے درویشان کی بہترین غمگساری کی دلی ہمدردی اور محسنانہ شفقت کا سلوک آخری دم تک جاری رکھا۔ خود آپ کے دل میں درویشان سے بے پناہ محبت تھی اور ہمیشہ اپنے تئیں درویشوں کے لئے بمنزلہ باپ خیال فرماتے جیسا کہ آپ نے ایک موقعہ پر اپنی ایک چٹھی بنام ناظر صاحب امور عامہ قادیان میں تحریر فرمایا:۔

"قادیان کی انجمن اور میں جو ان کا ناظر ہوں درویشوں کے لئے گویا باپ کی حیثیت رکھتے ہیں ——"

ادھر ایک ایک درویش کو بھی آپ سے والہانہ محبت و عقیدت رہی چنانچہ آپ کے وصال پر تمام درویش اپنے آپ کو گویا یتیم سے محسوس کرتے ہیں اور ان پر آپ کی وفات کا صدمہ زیادہ اثر انداز ہے

درویشان سے آپ کی محبت والفت کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی کوئی درویش ربوہ یا لاہور میں آپ رضی سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوتا فوری طور پر آپ اسے شرف باریابی بخشتے اس کی دلجوئی کرتے حالات دریافت فرماتے اور بڑے ہی پر شفقت انداز میں رخصت فرماتے، ان کی ضروریات کا ہر وقت خیال رکھتے ان کی بروقت امداد فرماتے ان کے بال بچوں اعزہ واقرباء تک کو اپنے احسانات سے نوازتے اور ان پر ہمیشہ شفقت کا ہاتھ رکھتے —— آپ کی بیحد مصروفیات اور آخری وقتوں میں صحت کی بے حد خرابی بھی درویشان کو اپنے یہاں شرف باریابی بخشنے میں کبھی روک نہ بنی ——!!

اور اب —— آپ کے اس جہان فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانے پر قادیان کا ہر درویش اپنے تئیں یتیم اور کھویا کھویا سا پاتا ہے اور آپ کی یاد آ جانے پر دل میں ایک گہری ٹیس پیدا ہوتی ہے —— زمانہ گزرتا جائے گا اور خدا کے وعدے پورے ہوں گے مگر سچ تو یہ ہے کہ درویشان قادیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا مشفق و مربی اور محسن پھر نہ پا سکیں گے ——!! اعلی اللہ له فی الجنة منزلاً۔

ایسے دلدوز عظیم صدمہ کے موقعہ پر بار بار ہمیں اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خیال آتا ہے جو خود بھی ایک طویل عرصہ سے علیل ہیں حضرت میاں صاحب کے سانحہ ارتحال پر آپ کو دلی صدمہ ہونا یقینی ہے اور ایسی حالت میں آپ کی کمزور صحت پر اس کا اثر پڑنا لازمی ہے اس لئے ہم سب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بارگاہ رب العزت میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم و احسان سے ہماری کمزوریوں پر نظر کرتے ہوئے اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے آمین۔

دوسرے نمبر پر حضرت میاں صاحب رضی کی بیگم صاحبہ محترمہ ہیں جو عرصہ قریباً ۹ سال سے صاحب فراش ہیں اپنے ۵۶ سالہ رفیق حیات کی جدائی سے ان کے کمزور اور بیمار وجود کو شدید صدمہ سے دوچار ہونا ہمارے لئے بڑے ہی قلق کا موجب ہے ہم درویشان قادیان سیدہ موصوفہ کے ساتھ اس سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و الم اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور موصوفہ کے حق میں دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت کاملہ بخشے۔ آمین۔

اسی طرح ہم دادا در بزرگ ہمشیرگان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نیز بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اور حضرت مرحوم و مغفور رضی کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور آپ کی صاحبزادیوں محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا رشید احمد صاحب محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد احمد خان صاحب محترمہ بیگم صاحبہ پیرزادہ (?) شیخ الزمان صاحب محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب

اسی طرح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو آپ کے بچپن کے ساتھی ہیں اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس صدمہ جانکاہ میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اور سب جماعت کو اس عظیم صدمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے اور جو خلا آپ کی وفات کے نتیجہ میں پیدا ہو گیا ہے اپنی خاص رحمت کے تحت اس کے پر کرنے کے سامان فرمائے اور ہمارے غمزدہ دلوں پر فضل و رحمت کا پھاہا رکھے۔ اور خدمت دین اور حب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو شاندار نمونہ آپ نے قلمی و لسانی اور عملی رنگ میں اپنے پیچھے چھوڑا ہے اس پر عمل پیرا ہونے کی ہم سب کو توفیق دے اور آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اپنے آقا و مطاع حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے مقدس باپ کی رفاقت اور قرب حاصل ہو اور ہر آن آپ کے درجات بلند ہوتے رہیں۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار محمد حفیظ درویش
سکرٹری تعلیم و تربیت لوکل انجمن احمدیہ
قادیان ۵/۹/۶۳

ہمیشہ خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں۔ (مینیجر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سلسلہ کے جلیل القدر بزرگ تھے آپکی رحلت بہت بڑا اجماعی سانحہ ہے

مختلف احمدی جماعتوں اور اداروں کی طرف سے تعزیتی قرار دادوں کے ذریعے رنج والم کا اظہار

جامعہ نصرت ربوہ

ہم اساتذہ وطالبات جامعہ نصرت انتہائی رنج والم کے ساتھ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے اہم ترین ستون تھے۔ اور بلند روحانی مقام پر فائز تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک مبشر اولاد میں سے نمایاں وجود تھے آپ علم وعرفان کے بحر بیکراں تھے۔ جس سے متواتر نصف صدی تک ایک عالم فیضیاب ہوتا رہا۔ آپ کے تاثر اور درد میں ڈوبے ہوئے تربیتی مضامین، علمی اور انتظامی لحاظ سے جماعت کی رہنمائی ایسے امور تھے۔ جو برسوں ہم کھنچوں کے آنسو رلائیں گے آپ جیسی زیرک۔ مدبر۔ اور ہمہ گیر مشفق ہستی کی وفات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور افراد جماعت کے لئے سخت نقصان ہے۔ ہم اس انتہائی المناک حادثہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ اور ان کے دیگر برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد نیز تمام افراد جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی وتعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت میاں نور اللہ مرقدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمادے۔ اور اپنے فضل وکرم سے اس عظیم خلاء کو پر کرے۔ آمین اللھم آمین۔

(دستخط سیکرٹری جامعہ نصرت ربوہ)

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری کا یہ ہنگامی اجلاس جو معلمات وطالبات کی نمائندگی کرتے ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی المناک وفات پر انتہائی غم واندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت میاں صاحب مرحومؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی پاکیزہ فضاؤں کے پروردہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قوی دست راست اور اپنے خاندان اور جماعت کے لئے بہت پیارے اور قابل صد فخر فرد تھے۔ جید عالم اور سلسلہ احمدیہ کے لئے روحانی فیضان کا منبع ومرجع تھے۔

ابھی پچھلے سال ہی ہمارے کالج کے افتتاح پر آپ نے پیغام بھیجا تھا کہ اس درسگاہ کی استانیوں اور طالبات دونوں کو چاہیئے کہ پوری ہمت عزم اور استقلال کے ساتھ اس نئے دور کو شروع کریں۔ اور اپنی کوشش کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا فضل چاہیئے۔ اس درسگاہ کو ایک مثالی درسگاہ بنادیں۔ جو تعلیم کے لحاظ سے بھی مثالی ہو۔ اور تربیت کے لحاظ سے بھی مثالی ہو نتائج کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور نظم وضبط کے لحاظ سے بھی مثالی ہو اور اخلاقی ماحول کے لحاظ سے بھی مثالی ہو" اور آخر میں دعا فرمائی تھی "خدا کرے آپ قیامت کے دن ایسی ثابت ہوں جن کے نیک کاموں پہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام محبت کے ساتھ فخر کرسکیں"۔ آج ہمارے حزیں دل اور دھندلائی آنکھیں حضرت میاں صاحب کے غم میں اشکبار ہیں اور وہ ہماری جماعت کے ایک عظیم مشیر تھے۔ اپنی ہر الجھن اور مشکل کا حل ہم اُن سے حاصل کیا کرتے تھے۔ ہر رنج اور غم کے وقت آپ کی ہمدردی نئے عزائم پیدا کردیتی ہے۔

ہم سب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ بیگم میاں بشیر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایم اے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ان کے برادران وہمشیرگان کی خدمت میں دلی رنج والم کے جذبات پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے ان کے وجود سے جو برکات منسلک تھیں وہ جاری وساری رکھے آمین۔

دار الرحمت شرقی ربوہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ دار الرحمت شرقی ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے غم والم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ایدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کے درخشندہ وتابندہ گوہر اور آپ کی صداقت کے مجسم نشان اور آیت اللہ تھے۔ آپ کی پوری عمر اسلام اور احمدیت کے علمی وعملی جہاد کے لئے وقف رہی۔ اس ضمن میں آپ نے اپنے فولادی اور پُر شوکت قلم سے جو قیمتی اضافہ کیا وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور ناممکن ہے کہ کوئی مخلص مسلمان اس سے بے نیاز ہو سکے۔ خصوصاً تاریخ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادم صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور سوانح مطہرہ پر آپ کی حیرت انگیز حد تک باریک نظر تھی اور انہی کا بیان کرنا اور پھیلانا آپ کی زندگی کے محبوب ترین اور مقدس ترین مشاغل تھے۔ سلسلہ کے نظام کو چلانے اور مستحکم تر کرنے میں آپ نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے (اللھم متعنا بطول حیاتہ وانصرہ نصراً عزیزاً) کی زیر ہدایت کے دوش بدوش قابل رشک خدمات سرانجام دیں اور آپ کا وجود گرامی سلسلہ کے سبھی اہم شعبوں میں اپنی معاملہ فہمی حسن تدبر اور غیر معمولی دماغی وروحانی صلاحیتوں میں زندگی کی نئی روح پھونکنے کا موجب رہا۔ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی بھی ادارت کی۔ مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری کے فرائض بھی سرانجام دئے نظارت تالیف نظارت امور عامہ اور نظارت تعلیم وتربیت اور نظارت اعلیٰ کی رہنمائی بھی فرماتے رہے انگریزی ترجمۃ القرآن کی تکمیل میں نمایاں حصہ لیا۔ ربوہ کی آبادی اور سب سے آخر میں جماعت کی عمومی تربیت واصلاح اور درویشوں کی ترقی وبہبودی میں اپنی جان کی بازی لگادی۔

اس وقت جبکہ ہمیں بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور علالت میں آپ جیسی مقدس اور برگزیدہ ہستی مشفقانہ دعاؤں اور قابل قدر رہنمائی کی بیحد ضرورت تھی۔ خدا تعالیٰ کی مشیت سے آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ یہ صدمہ جماعت کے لئے ایسا ہے جس کی تلافی بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت قمر الانبیاء کو جنت الفردوس کے بلند مقام میں جگہ دے اور آپ کی سب اولاد اور دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل بخشے اور ہر آن اور ہر لمحہ اُن کا خود حافظ و ناصر ہو۔

اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ سیدہ ام مظفر صاحبہ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور آپ کی اولاد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضرت قمر الانبیاء اور آپ کی اولاد وخاندان حضرت مسیح موعود کے لئے ہمیشہ دعاؤں میں مصروف رہیں گے اور ان کے ارشادات وپیغامات کی تعمیل اپنے لئے موجب فخر سمجھیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر تادم مرگ رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی المناک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا مقدس وجود آسمانی نشانات اور روحانی برکات کا مظہر تھا۔ آپ نبیوں کے چاند۔ کاروان احمدیت کے حدی خواں۔ سادگی کے دلدادہ حلم کے مجسمہ۔ علم وعرفان کے مخزن اپنے ایمان افروز مضامین اور روح پرور پیغامات سے ہمارے قلوب کو گرمانے والے تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فلاح وبہبود میں دن رات ایک کئے رکھا۔ آپ کی دینی۔ علمی۔ اصلاحی اور تربیتی سطح دین پر تصنیف شدہ متعدد کتب سے یہ امر عیاں ہے کہ آپ سلطان القلم علیہ السلام کے صحیح معنوں میں صاحب قلم فرزند تھے۔ آپ غریبوں کا سہارا۔ یتامیٰ اور بیوگان کا مرجع درویشان قادیان کے مونس غمخوار اور ہر چھوٹے بڑے ادنیٰ واعلیٰ سے انتہائی شفقت اور ہمدردی کا سلوک روا رکھتے تھے۔

ہم اساتذہ اور ممبران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ اس انتہائی دردناک صدمہ پر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بحضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بحضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بحضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ملتان شہر

جماعت احمدیہ ملتان شہر اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی کی انتہائی اندوہناک وفات پر اپنے شدید رنج اور غم کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب جماعت کی تربیتی و تعلیمی نیز روحانی ترقی کے لئے ہمیشہ انتہائی محبت اور دلکش طریق سے رہنمائی فرماتے تھے آپ کی صحبت انتہائی سکون بخش اور اطمینان قلب کا ذریعہ ہوتی ہے اسی وجہ سے آج ہر دل انتہائی دکھ اور تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر آنکھ ملتجیانہ آسمان کی طرف دیکھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کمی اور خلا کو پر فرما دے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا فرما دے آمین!

جماعت احمدیہ لاہور

یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندوہناک وصال پر اپنے دلی درد و کرب کا اظہار کرتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات والا صفات حضرت مسیح موعود کے الہامات اور پیشگوئیوں کی مورد تھی اور آپ آنحضور کی مبشر اولاد میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمر الانبیاء کے مبارک اور معزز لقب سے نوازا تھا اور آپ کا وجود باجود بے نظیر روحانی برکتوں اور رحمتوں کا حامل تھا۔ آپ کی ساری زندگی خدمت و ترقی اسلام اور افراد جماعت احمدیہ کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے وقف رہی اور ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ ہر آن نہایت خلوص محنت اور سوز و گداز سے کوشاں رہے اور آپ نے اس سلسلہ میں ایسی بے مثال تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن کے مطالعہ سے آپ کے قلب مطہر روحانی آپ کے ذہن رسا تعلق باللہ۔ اسلام کی اشاعت کے لئے دلی تڑپ اور سید ولد آدم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آپ کی لا انتہا محبت اور عقیدت کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

آپ نے سلسلہ احمدیہ کے نظام میں بطور ناظر متعدد نظارتوں میں نہایت گرانقدر خدمات سر انجام دیں بطور ناظر خدمت درویشاں اور بطور صدر نگران بورڈ آپ کی مساعی تا قیامت تک فراموش نہیں کی جا سکیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا وصال جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے نہایت درجہ المناک اور ناقابل تلافی نقصان ہے جس سے ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جو بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے بظاہر پُر ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ وہ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنے خاص جود و کرم سے اس نقصان عظیم کا مداوا فرمائے جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے پہنچا ہے اور ہمارے لئے اپنی وہ تمام برکتیں اور رحمتیں اب بھی اور آئندہ بھی جاری رکھے جو آپ کے مقدس وجود سے وابستہ تھیں آمین۔

یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے ہم اس کی رضا پر راضی ہیں اور اسی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص قرب میں مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر سب کا خود ہی حافظ و حامی و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الرحمین۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع حضرت اقدس مصلح موعود ایدہ اللہ الودود۔ کرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہما العالی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و برادران و ہمشیرگان و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انتہائی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(اسد اللہ خان امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع و شہر لاہور)

جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۶/۹/۶۳ بروز جمعہ (بعد نماز جمعہ) احمدیہ ہال میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی:۔

"جماعت احمدیہ کراچی کا یہ غیر معمولی اجلاس سخت غمزدہ حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت جلیل القدر مقدس و مبارک فرزند قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی کی بے حد اندوہناک وفات پر انتہائی غم و الم اور دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کل من علیہا فان ویبقیٰ
وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی کے متعلق وفات اور وصال کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے دل کو ایک سخت بجلی کا سا دھکا لگتا ہے اور طبیعت اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی مگر حقیقت آخر حقیقت ہے آپ کی وفات کا واقعہ ایک جگر پاش سانحہ ہے یہ سانحہ ساری جماعت کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور سخت جانکاہ صدمہ ہے اس عظیم سانحہ پر جماعت کا ہر فرد انتہائی درجہ مغموم و محزون ہے اس صدمہ پر غم کے اظہار کے لئے ہم کوئی الفاظ نہیں پاتے سوائے اس کے کہ ہم اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے الفاظ میں یہی کہتے ہیں کہ العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا۔ یعنی اس غم سے آنکھیں آنسو بہاتی ہیں دل بے حد مغموم ہیں مگر زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جو ہمارے خدا کی مرضی ہے۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ صاحب رضی کا وجود جماعت کے لئے نہایت درجہ مبارک اور مقدس وجود تھا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر ہونے کی وجہ سے شعائر اللہ میں سے تھے آپ رضی کی ولادت باسعادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں اور الٰہی بشارات کے مطابق حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے بطن مبارک سے ہوئی جن کی مبارک اولاد کے متعلق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مقدر کر رکھا ہے کہ الٰہی انوار ان کے ذریعہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلیں گی۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان غیر معمولی دعاؤں کے حامل اور ذریت طیبہ و مبشرہ کے متفرد اور درخشندہ گوہر تھے آپ رضی خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ایک چلتا پھرتا عظیم الشان نشان تھے آپ کی خاموش اور بے ریا زندگی خدمت دین کے کارناموں سے معمور ہے آپ کی ساری زندگی خدمت دین اور خدمت خلق میں گزری انتظامی اور عملی لحاظ سے بھی آپ رضی کا وجود جماعت کے لئے عظیم الشان برکتوں کا موجب ہوا تقسیم ملک کے بعد درویشوں کی خدمت کا اہم فریضہ آپ رضی کے ہی سپرد رہا۔ آپ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحب قلم اور صاحب بیان فرزند جلیل تھے۔ آپ رضی نے مختلف مسائل و مضامین پر نہایت بلند پایہ اکیس تصانیف فرمائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ علالت کے ایام میں آپ رضی جماعت کے لئے ایک ڈھارس کا موجب تھے قادیان اور ربوہ کی سرزمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعد جماعت کے لوگ آپ رضی سے دید اور ملاقات کا شرف حاصل کرتے جلسہ سالانہ کے ایام میں ذکر حبیب کے عنوان سے احباب آپ کی روح افزا اور جانفزا خطاب سنتے خدام و انصار کے اجتماعات کے مواقع پر آپ کی تربیتی تقاریر و ہدایات سے احباب دلوں کی تسکین کا سامان کرتے

آپ رضی کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے وقف تھا ایسے بابرکت وجود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر کا ہم سے جدا ہو جانا جماعت کے لئے ایک عظیم ناقابل تلافی نقصان ہے جس پر جماعت کا ہر فرد بے انتہا رنج و غم محسوس کرتا ہے۔

آپ رضی کی جدائی اور وفات سے جہاں ساری جماعت کو سخت صدمہ پہنچا ہے وہاں سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد کو صدمہ پہنچا ہے اور سیدنا و اماما اپنے تین بھائیوں میں سے اکیلے رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور پر اپنا سایہ رحمت رکھے آپ کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور آپ کو اس غم کے برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی کی بے حد اندوہناک رحلت پر ہم جماعت احمدیہ کراچی کے تمام افراد اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت ام مظفر احمد صاحب اور آپ رضی کی اولاد کی خدمت میں رنج و غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و خاص مقام قرب عطا فرمائے وہاں آپ کے جملہ لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ رضی کی اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور ... عطا فرمائے۔ آمین۔

مشرق و مغرب کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار

(بقیہ صفحہ اوّل)

جماعت احمدیہ فلپائن

جماعت احمدیہ فلپائن کے صدر مکرم Haji Ebbah بذریعہ تار تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا جملہ احمدی احباب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں"

جماعت احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

مبلغ یوگنڈا مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما جنجہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ یوگنڈا کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

"حضرت میاں صاحبؓ کی وفات ایک عظیم جماعتی نقصان ہے۔ جملہ ممبران جماعت عہد کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو دنیا میں سربلند دیکھنے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین"۔

جماعت احمدیہ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ)

احمدیہ مشن ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد منور صاحب نے دارالسلام سے حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا ہے:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کے لئے شدید صدمہ اور غم و اندوہ کا موجب ہوئی۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور ٹانگانیکا کے جملہ احمدی احباب کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے"۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ)

رئیس التبلیغ مغربی افریقہ و امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا مکرم نسیم سیفی صاحب لیگس سے اپنے مرسلہ تار میں رقمطراز ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر یہاں ہر فرد کو شدید صدمہ ہوا۔ آپ کا عظیم روحانی اثر اور اسلام و احمدیت کے لئے آپ کی عظیم الشان خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی اور آپ کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص مقامات قرب سے نوازے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو یہ عظیم صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین"

جماعت احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ)

امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اپنے تار مرسلہ از سالٹ پانڈ میں رقمطراز ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر متوقع وفات کی خبر شدید صدمہ اور غم و الم کا موجب ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سلطان القلم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحب قلم نامور فرزند کی وفات سے جماعت میں جو عظیم خلا پیدا ہؤا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے جلد پُر فرمائے۔ جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیے گھانا کی تمام جماعتوں میں نماز جنازہ غائب ادا کی جا رہی ہے"

جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ)

مبلغ لائبیریا (مغربی افریقہ) منروویا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ لائبیریا کے جملہ احباب کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب کی مقدس روح پر انوار و برکات کی بارش نازل فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ)

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا (مغربی افریقہ) باتھرسٹ سے تعزیتی تار ارسال کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ گیمبیا کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سنکر شدید صدمہ اور قلق ہوا۔ جماعت کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں حضرت میاں صاحبؓ کے درجات بلند فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کے ایک زبردست ستون تھے

آپ نے اپنے محبانہ و مشفقانہ سلوک سے بیرونی ممالک کے احباب کے دلوں کو موہ لیا تھا

جماعت احمدیہ لبنان کی تعزیتی قرارداد

"ہم سب افراد جماعت احمدیہ لبنان نے یہ نہایت افسوسناک خبر کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے انتہائی غم و اندوہ کے عالم میں سنی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس طرح اچانک وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت ہی المناک و جانکاہ حادثہ ہے ہمیں آپ کی اچانک وفات پر اس قدر شدید صدمہ ہوا ہے جو بیان سے باہر ہے افسوس صد افسوس کہ آج دنیائے احمدیت سے قمر الانبیاء چھپ گئے آپ جماعت احمدیہ کے ایک زبردست ستون تھے اور اسلام اور احمدیت کے عظیم پہلوان تھے آپ ایک نہایت ہی قابل مورخ اور زبردست مصنف اور نہایت ہی کامیاب و ذہین محقق تھے آپ کا قلم جادو بیان تھا آپ نے جو کتب قیمتہ کا بے بہا خزانہ چھوڑا ہے وہ رہتی دنیا تک لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے ایک مشفق باپ کی حیثیت رکھتے تھے آپ ہر کسی کے ہمدرد و مددگار تھے اور تمام دنیا میں دور دراز کے ملکوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے دلوں کو بھی آپ نے اپنے محبانہ و مشفقانہ سلوک سے ایسا موہ لیا تھا۔ کہ گویا آپ ان کے پاس ہی بستے ہیں یہ حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں آپ جیسے مبارک وجود جو روحانیت تقویٰ و طہارت، سادہ زندگی اور عمل کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ نمونہ ہوں۔ قلیل تعداد میں اور نادر طور پر ہی پیدا ہوا کرتے ہیں۔

جب ہمیں یہ خیال آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک پنج تن کی لڑی کا ایک اور انمول موتی ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا تو مارے شدت غم و افسوس کے روح کانپ جاتی ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس طرح اچانک وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور ایک ایسا صدمہ ہے جسے برداشت کرنے کی طاقت نظر نہیں آتی لیکن اب مولا کریم کی مرضی کے سامنے صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں چنانچہ ہم مشیت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

اس افسوسناک موقع پر ہم سب افراد جماعت احمدیہ لبنان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت اور افراد خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ مولا کریم حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو اور جماعت احمدیہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ اور جماعت احمدیہ کے اس نقصان عظیم کو خود ہی اپنے فضلوں سے پورا فرمائے

آمین یا رب العالمین

ہم ہیں غمزدہ
(خاکسار افراد جماعت احمدیہ لبنان)

جماعت احمدیہ کماسی۔ گھانا

مبلغ کماسی (گھانا مغربی افریقہ) مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب اپنے تعزیتی تار میں مطلع فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کماسی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر انتہائی صدمہ اور غم و اندوہ کے عالم میں سنی گئی دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی طاقت عطا کرے"

جماعت احمدیہ بوجی بے۔ سیرالیون

مبلغ بوجی بے سیرالیون مغربی افریقہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب بوؔ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ بوجی بے غم و اندوہ کے شدید احساس کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خاندان حضرت مسیح موعود اور تمام جماعت کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون (۰)"